صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 35

منگل 30۔اگست 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 30۔اگست 2016ء 26 ذیقعد 1437 ہجری 30 ظہور 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 198

ذرہ ذرہ میں نشاں

ذرہ ذرہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا
فلسفی ہے فلسفہ سے راز قدرت ڈھونڈتا
عاشق صادق ہے جویاں یار کے دیدار کا
عقل پر کیا طالب دنیا کی ہیں پردے پڑے
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا

(کلام حضرت مصلح موعود)

افریقہ، یورپ اور دوسرے ممالک کے سعید اور نیک فطرت لوگوں کے قبول حق اور ثبات قدم کے ایمان افروز واقعات

تمام احمدی والدین، جماعتی نظام اور مربیان و معلمین بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں

احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔اگست 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26۔اگست 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا: برطانیہ کے جلسہ کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش کا ذکر ہوتا ہے جہاں مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقیات کا ذکر ہوتا ہے۔ان اعداد و شمار کے ساتھ میں ان سے متعلقہ واقعات بھی بیان کیا کرتا ہوں۔لیکن تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی نہ اعداد و شمار نہ واقعات اور نہ نوٹس۔ یہ اعداد و شمار تحریک جدید نے کتابی شکل میں ہر سال کے شائع کرنے شروع کئے ہیں۔فرمایا: واقعات مختلف وقتوں میں بیان کرتا رہتا ہوں۔آج بھی کچھ واقعات بیان کروں گا۔

فرمایا: ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دل میں احمدیت کی صداقت ظاہر فرما رہا ہے۔رؤیا، کتب، مخالفت اور احمدیوں کے اخلاق بھی احمدیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز رہنے والے احمدیوں کے ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی دکھاتے ہیں۔بچوں کی تربیت اور احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔جس کو دوسرے بھی محسوس کرتے ہیں۔بے شک ہم ایک نظام کے تحت پیغام پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کوشش سے بہت زیادہ پھل لگاتا ہے۔ ہر احمدی کو اس بات کا ادراک ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔

حضور انور نے سعید فطرت، نیک لوگوں کے قبول حق کے واقعات بیان فرمائے۔حضور انور نے ساتھ ساتھ فرمایا: یہ لیف لیٹس تو ایک ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے دلوں کو تیار کرتا ہے۔فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خود ایک ہوا چلا رکھی ہے اور لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نیک سوچ پیدا کر رہا ہے اور مشرک لوگ مؤحد بن رہے ہیں۔تنزانیہ کی ایک جماعت کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ غریب جماعت ہونے کے باوجود چندہ اکٹھا کر کے مرکزی شوریٰ میں نمائندہ بھجوایا۔حضور انور نے بیوت الذکر کی تعمیر کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ایک صاحب پر بیعت کے بعد بچے کی وفات کا ابتلاء آیا تو مشرکین نے بدشگونی ظاہر کی تو انہوں نے کہا سچائی پر ایمان لایا ہوں۔مال اور اولاد خدا دیتا ہے۔

حضور انور نے خوابوں کے ذریعہ قبول حق کے مختلف واقعات بیان کر کے فرمایا: دیکھیں اللہ افریقہ کے دور دراز ممالک میں دل کھول رہا ہے اور یورپ میں بھی کھول رہا ہے۔MTA دیکھ کر فرانس کے ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود کی دعائیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحب اولاد کیا اور وہ جماعت میں شامل ہو گئے۔سیرالیون کے ایک معلم صاحب نے احمدی و غیر احمدی بچوں کی تربیتی کلاس لینی شروع کی۔ایک بچہ کے والد نے بچہ کی تربیت سے متاثر ہو کر معلم صاحب کا شکریہ ادا کیا۔فرمایا: یہ بات تمام احمدی والدین، جماعتی نظام اور مربیان و معلمین کو یاد رکھنی چاہئے کہ بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ایک تو آئندہ نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے سپرد ہے دوسرے بچوں کے ذریعہ اشاعت اور تربیت کے راستے کھلتے ہیں۔

ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہمسائے کا خیال رکھنا چاہئے اور اس کا ہمیں حکم بھی ہے۔فرمایا: مخالفین جیسے جیسے مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔اللہ ایسے ہی ان کے منہ بند کرنے کے سامان کرتا چلا جا رہا ہے۔نئے احمدیوں کے ایمان میں اضافہ کا بھی سامان کر رہا ہے۔حضور انور نے ایک بدنصیب کے انجام اور اس کی اولاد کے اخلاص کا ذکر فرمایا۔حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ اللہ کے فضلوں کے بے شمار واقعات ہیں۔اللہ کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ہمیں اللہ تعالیٰ ثبات قدم عطا فرمائے اور ایمان و ایقان میں بڑھتا چلا جائے۔آمین

خصوصی درخواست دعا

❁ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائنا کالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی لندن میں طبیعت خراب ہو گئی تھی۔آپ اس وقت سے لندن کے ہسپتال میں Ventilator پر ہیں اور حالت بدستور تشویشناک ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو معجزانہ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ضرورت خواتین اساتذہ

❁ نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ جات کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت رکھنے والی خواتین درخواست دینے کی اہل ہوں گی۔

مضمون: انگلش۔
تعلیمی قابلیت: بی اے، بی ایس، ایم اے،
مضمون: فزکس۔
تعلیمی قابلیت: بی ایس سی، بی ایس، ایم ایس سی۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

❁ مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

❁ پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ❁

واقفین زندگی جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام ہے جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کے لئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ دوسرے ان مغربی ممالک میں غیر صحتمند غذا بھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی junk food کہتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بہر حال ہمیں صحتمند واقفین زندگی اور مربیان چاہئیں۔ اس لحاظ سے انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی صحت کے حوالے سے لاپرواہ اور سست نہ ہوں تا کہ اپنے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں

بعض دفعہ دینی خدمت کے لئے آواز کو بلند کرنا پڑتا ہے اس لئے اس لحاظ سے بھی جن کے سپرد یہ کام ہے ان کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکر مند رہتے ہیں کہ ان کی نمازوں میں، دعاؤں میں کمی کہیں ان کی کسی کمزوری اور معصیت کے نتیجہ میں نہ ہو۔ اس وجہ سے انہیں ایسا روحانی مریض نہ بنا دے جو ناقابل علاج ہو جس کی بیماری بہت پھیل چکی ہو

اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ خوشی اور غمی کے موقع پر ان کو محسوس کرنا چاہئے اور افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر بھی ہمارے خوشی اور غمی کے اظہار ہونے چاہئیں کیونکہ جماعت بھی ایک وجود ہے اور اسی وقت احساس پیدا ہوتا ہے جب ہم ہر فرد جماعت کے درد کو اور اس کی خوشی کو محسوس بھی کریں اور یہ چیز ہے جو جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے

بعض لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ اخباروں میں اشتہار دینے کا کیا فائدہ۔ اشتہار دینے کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اخباروں کی سرکولیشن سے جماعت کا تعارف لوگوں میں پہنچتا ہے جبکہ لٹریچر آپ بڑی مشکل سے دو مہینے میں جتنا تقسیم کرتے ہیں بعض دفعہ ایک اخبار سے ایک دن میں وہ خبر اس سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا بہت جگہ یہ ہو رہا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ بعض روایات کا تذکرہ اور اسی حوالہ سے احباب کو نصائح

مکرم ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب نائب امیر اوّل سیرالیون اور مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 جولائی 2016ء بمطابق 22 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود کی محنت و مشقت کی عادت اور صحت کے قائم رکھنے اور جسم کو چست رکھنے کے لئے کیا آپ کا معمول تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ سست ہر گز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پا پیادہ بیس پچیس میل کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے۔ پیدل سفر کرتے تھے اور سواری پر کم چڑھتے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی اور ستّر سال سے متجاوز عمر میں جبکہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اٹھ کر سیر کے لئے چل پڑتے تھے اور وڈالہ تک پہنچ کر (جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے تقریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے وہاں جا کر) صبح کی نماز کا وقت ہوتا۔

پس یہ نمونہ ہے ہمارے لئے، خاص طور پر واقفین زندگی کے لئے جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام ہے جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں کہ اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کے لئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ اگر وقت کی کمی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے سیر نہیں کر سکتے تو کچھ وقت ورزش کے لئے ضرور نکالنا چاہئے۔ بعض مربیان جو ابھی نوجوان ہیں ان کے جسم بتا رہے ہوتے ہیں کہ ورزش نہیں کرتے۔ جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ ورزش کرتے تھے۔ کچھ عرصے سے چھوڑی ہوئی ہے۔ جتنے بڑے کام ہمارے (-) کے سپرد ہیں، مربیان کے سپرد ہیں انہیں اپنے آپ کو چست اور صحتمند رکھنے کے لئے ورزش کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہئے۔ ہمارے باہر کے جامعات کے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے کچھ عرصہ ٹریننگ کے لئے ربوہ بھی جاتے ہیں وہاں ان کے طبی معائنے بھی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نوری صاحب جو وہاں دل کے سپیشلسٹ ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ماشاء اللہ ہر لحاظ سے بڑے اچھے مربیان ہیں لیکن ان میں بہت سے ایسے تھے جو وزن کے لحاظ سے خطرناک حد تک زائد وزن رکھتے ہیں۔ ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ میدان عمل میں جا کر تو اور بھی زیادہ اس لحاظ سے عدم توجہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پس ایک تو ہمارے مربیان اور واقفین زندگی کو کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضرور کرنی چاہئے اور دوسرے ان مغربی ممالک میں غیر صحت مند غذا بھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی جنک فوڈ (junk food) کہتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پس اس کا بھی خیال رکھیں۔ اگر اکیلے ہیں اگر فیملیاں ساتھ نہیں بھی تو بعض دفعہ جہاں جہاں مشن ہاؤس میں ہیں وہاں اتنا وقت تو مل ہی جاتا

ہے کہ تھوڑا بہت کھانا پکانا بھی مربی کو آنا چاہئے۔ بہرحال اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ یہ میں صرف آپ کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ میں خود بھی اللہ کے فضل سے باقاعدہ ورزش کرتا ہوں۔ سائیکل ایکسر سائز پہ یا دوسری مشینوں پہ۔ خدا تعالیٰ ابھی تک تو توفیق دے رہا ہے۔ بہرحال ہمیں صحتمند واقفین زندگی اور مربیان چاہئیں۔ اس لحاظ سے انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی صحت کے حوالے سے لاپرواہ اور سست نہ ہوں تا کہ اپنے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں۔

ایک اور واقعہ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے بیان کیا ہے۔ آجکل تو لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے ذریعہ سے ہم اپنی آواز ہر جگہ پہنچا لیتے ہیں اور اس وجہ سے ہم میں سے بہت سوں کو زیادہ اونچا بولنے کی عادت نہیں رہی یا ایک حد تک اونچا بول سکتے ہیں۔ خاص طور پر جو واعظین ہیں، مربیان ہیں جب میدان عمل میں جاتے ہیں تو بعض دفعہ (دعوت الی اللہ) کرنی پڑتی ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو اونچا بولنے کی پریکٹس کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ ساؤنڈ سسٹم مہیا نہیں ہوتے خاص طور پر غریب ممالک میں۔ پرانے زمانے میں آواز پہنچانے کا ذریعہ نہیں تھا۔ مجمع کو آواز پہنچانے کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی تھی۔ بڑا مشکل تھا اور اس لئے لوگ پریکٹس بھی کرتے تھے تا کہ آواز اونچی کریں۔ حضرت مسیح موعود عام حالات میں تو بڑا دھیمی آواز میں مخاطب ہوا کرتے تھے لیکن بوقت ضرورت جب دنیا کو (دین) کی تعلیم سے آگاہ کرنا ہو اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوتی تھی اس کا ایک نقشہ حضرت مصلح موعود نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ”حضرت مسیح موعود لاہور میں جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لاہور کا سب سے وسیع ہال (جہاں لیکچر دینا تھا) آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس قدر اژدہام تھا کہ دروازے کھول دیئے بلکہ باہر قناتیں لگائی گئیں اور وہ بھی سامعین سے بھر گئیں۔ فرماتے ہیں کہ شروع میں تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے آپ کی آواز ذرا مدھم تھی اور بعض لوگوں نے کچھ شور بھی کیا مگر بعد میں جب آپ بول رہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے کوئی بگل بجایا جا رہا ہے اور لوگ مبہوت بنے بیٹھے تھے۔ تو فرماتے ہیں کہ آواز کی بلندی دینی خدمات کے اہم حالات میں سے ہے۔“

بعض دفعہ دینی خدمت کے لئے آواز کو بلند کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی جن کے سپرد یہ کام ہے ان کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

بعض دفعہ بعض لوگ بڑی فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری نیکی کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی۔ بڑی فکر ہے یہ اس لحاظ سے بڑی اچھی بات ہے کہ انسان اپنا جائزہ لیتا رہے کہ یہ حالت جو مجھ میں نیکی کی کمی کی ہے یا نیکی میں جوشوق یا عبادات میں جوشوق پہلے تھا اس میں جو کمی ہے اس کا یہ جائزہ لیتا رہے کہ یہ کیوں ہوئی اور یہ فکر ہو کہ زیادہ دیر نہ رہے اور اس کے علاج کی فکر کرے۔ تو بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کوئی برائی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ نیکی اور کم نیکی کی جو حالت ہے وہ آتی جاتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک شخص آیا۔ آپ کے ایک صحابی آئے۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں تو منافق ہوں۔ میں جب آپ کے پاس مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ یعنی نیکی کی اور دلی پاکیزگی کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو مومن کی علامت ہے۔ تم منافق نہیں ہو۔

(ماخوذ از سنن الترمذی ابواب القیامۃ والرقائق باب منہ حدیث 2514)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو اثر ہے ظاہر ہے آپ کی قوت قدسی اور آپ کی صحبت نے وہ اثر تو ڈالنا تھا اور ڈالا کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے جو پاک دل ہو کر آ کر بیٹھتے تھے، کچھ سیکھنے کے لئے بیٹھتے تھے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کے درجے بلند کرنے کے لئے بیٹھتے تھے ان پر اثر ہوتا تھا۔ اور پھر باہر جا کر اس میں کمی بھی ہوتی تھی۔ لیکن بہرحال ان صحابی کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف تھا۔ اخلاص تھا۔ اس لئے ان کو فکر پیدا ہوئی کہ نیکی میں کمی کی حالت کہیں لمبی نہ ہوتی چلی جائے اور ہوتے ہوتے مجھے دین سے دور نہ کر دے۔ میرے اندر کوئی منافقت نہ پیدا ہو جائے۔ یہ سوچ تھی صحابہؓ کی اور جب یہ احساس ہوتا ہے تو پھر انسان دعا اور استغفار سے اپنی حالت بہتر کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ ”حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض بچوں کی صحت عموماً ماؤں کے وہم کی وجہ سے ٹھیک رہتی ہے۔ بچے کو ذرا سی بھی تکلیف ہو تو ماں اسے انتہائی سمجھ لیتی ہے کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کا توجہ سے علاج کرواتی ہے اور بچہ بیماری کے مزمن ہو جانے سے بچ جاتا ہے۔ (زیادہ بڑھنے سے اور خطرناک ہونے سے بچ جاتا ہے۔) لیکن بعض مائیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بچہ کی بیماری کا اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے اور علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غرض ماں کا وہم بھی بچے کی صحت کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی ذات میں اس قسم کا وہم کہ شاید یہ کوئی بیماری نہ ہو بہت مفید ہے۔ (مثلاً روحانیت کا جہاں تک تعلق ہے اگر روحانیت میں کوئی کمی پیدا ہوتی ہے، عبادات میں کمی پیدا ہوتی ہے، کسی نیکی کے کرنے میں کمی پیدا ہوتی ہے اور یہ وہم ہو جائے کہ مَیں خدا تعالیٰ سے بالکل دُور تو نہیں ہٹ رہا تو ایسا وہم بھی مفید ہوتا ہے) فرمایا کہ اس طرح انسان خطرے کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے حملے سے محفوظ کر لیتا ہے۔“ (ماخوذ از الفضل 7/اگست 1949ء جلد 3 نمبر 180 صفحہ 4)

پس حقیقت میں نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکر مند رہتے ہیں کہ ان کی نمازوں میں دعاؤں میں کمی کہیں ان کی کسی کمزوری اور معصیت کے نتیجہ میں نہ ہو۔ اس وجہ سے انہیں ایسا روحانی مریض نہ بنا دے جو ناقابل علاج ہو جس کی بیماری بہت پھیل چکی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تو وہ خوش قسمت تھے کہ جب اپنی حالت پر غور کر کے فکر مند ہوتے تو آپ کی صحبت میں چلے جاتے تھے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے اپنا علاج کر لیتے تھے۔ لیکن ہمیں تو اس فکر میں رہتے ہوئے اپنی عبادتوں، دعاؤں اور استغفار کے ذریعہ کو ہمیشہ اختیار کئے رکھنا چاہئے اور اس ذریعہ سے اپنا علاج کرتے رہنا چاہئے۔ اگر ہمارا وہم بھی ہو تو یہ وہم بھی لاپرواہی کی نسبت بہتر ہے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ لاپرواہی خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ دین سے بھی ہم دور ہٹ جاتے ہیں۔ پھر ناقابل علاج روحانی مریض بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بہت توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود ایک دفعہ یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ خوشی اور غمی کا تعلق احساسات سے ہے۔ مثلاً اگر کسی گھر میں شادی ہے تو وہ شادی کی اس خوشی کے لئے اگر قرض بھی لینا ہو تو قرض لے کر وہ خوشی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے قریبی بھی اس خوشی میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن جن کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کے لئے اس شخص کا خوشی کرنا یا اس کے خاندان والوں کا خوشی کرنا یا اس کے قریبیوں کا خوشی کرنا اور اس کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا یا قرض لینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ان کو اس سے کیا غرض ہے کہ کوئی خوشی مناتا ہے یا نہیں یا قرض لے کے مناتا ہے یا نہیں مناتا۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے خاندان کا کفیل ہوا گر وہ مر جائے تو گھر میں ایک ماتم ہوتا ہے لیکن دوسرے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کے لئے اس کا فوت ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہزاروں لوگ روزانہ مرتے ہیں، وفاتیں ہوتی ہیں، اطلاعیں آتی ہیں لیکن جن کو ہم جانتے نہیں باوجود ان کے بارے میں علم میں آنے کے ان کا احساس نہیں ہوتا۔ جبکہ اپنا اگر کوئی قریبی فوت ہو تو بڑی شدت سے اس کا احساس ہوتا ہے۔ پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو لوگوں کے لئے بڑی تکلیف کا باعث بنے ہوتے ہیں۔ ظالم ڈاکو ہیں، دہشت گرد ہیں جن کے مرنے سے ایک طبقے کو افسوس کے بجائے خوشی ہو رہی ہوتی ہے لیکن ان کے قریبیوں کو اس کا غم بھی ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ”یہ احساسات کا عجیب سلسلہ ہے اس پر غور کرنے سے عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک بات ایک کے

لئے خوشی کی گھڑی اور راحت کی واحد ساعت ہوتی ہے مگر دوسرے کے لئے ماتم کا اثر رکھتی ہے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو نہ کسی کی خوشی میں حصہ ہوتا ہے نہ غم میں۔ (فرماتے ہیں کہ) یہ مضمون مجھے حضرت مسیح موعود نے ایک فقرے میں سکھایا تھا۔ (فرماتے ہیں کہ) حضرت مسیح موعود باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔ (اس میں بھی ہمارے ان لوگوں کے لئے جن کے سپرد دین کے کاموں کی ذمہ داری ہے ایک سبق یہ بھی ہے کہ ان کو باقاعدہ اخبار بھی پڑھنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی خبروں کو بھی دیکھ لینا چاہئے۔ بہرحال فرماتے ہیں آپ باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔) ایک دن 1907ء کی بات ہے۔ اخبار پڑھتے ہوئے مجھے آواز دی۔ ''محمود!'' یہ آواز اس طرح دی کہ جیسے کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود نے حضرت مصلح موعود کو آواز دی اور ایسی آواز تھی جیسے کوئی جلدی کا کام ہوتا ہے۔ کہتے ہیں) جب میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خبر سنائی۔ ایک شخص (مجھے اس کا نام یاد نہیں کہ وہ) مر گیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) اس پر میری ہنسی نکل گئی اور میں نے کہا مجھے اس سے کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے گھر میں تو ماتم پڑا ہوگا اور تم کہتے ہو مجھے کیا؟ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس کے ساتھ تعلق نہ ہو اس کے رنج کا اثر نہیں ہوتا''۔ اور اسی طرح اگر کوئی خوشی کی بات ہے تو اس خوشی کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت مصلح موعود نے جب بیان فرمائی تو یہ اس موقع کی بات ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بیٹے میاں عبدالسلام صاحب کے نکاح کا موقع تھا اور پھر حضرت مصلح موعود نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح فرمایا کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول زندہ ہوتے تو کس طرح خوشی مناتے۔ خود کس قدر دعائیں کرتے اور اس وجہ سے دوسروں کو بھی کس قدر دعاؤں کی تحریک ہوتی۔ فرمایا یہ موقع اور یہ سوچ ہمارے دلوں میں خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ کسی پیارے کے قریبی کی خوشی کا موقع ہو تو یہ خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ یہ سوچ خاص حرکت پیدا کرتی ہے۔ کس طرح وہ ہمارا پیارا اپنے قریبیوں کے لئے دعا کرتا ہوگا اور فرماتے ہیں کہ یہ بات خوشی کی لہر ہمارے جسم میں سر سے پیر تک دوڑاتی ہے۔

(الفضل 2 نومبر 1922ء جلد 10 نمبر 35 صفحہ 5)

پس اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ خوشی اور غمی کے موقع پر ان کو محسوس کرنا چاہئے اور افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر بھی ہمارے خوشی اور غمی کے اظہار ہونے چاہئیں کیونکہ جماعت بھی ایک وجود ہے اور اسی وقت احساس پیدا ہوتا ہے جب ہم ہر فرد جماعت کے درد کو اور اس کی خوشی کو محسوس بھی کریں اور یہ چیز ہے جو جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''حضرت خلیفہ اول کے متعلق مجھے یاد ہے (کہ) وہ عبدالحکیم مرتد پٹیالوی سے جب وہ احمدی تھا بہت محبت کیا کرتے تھے اور وہ بھی آپ سے بہت تعلق رکھتا تھا یہاں تک کہ جب اس نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی تو اس وقت بھی اس نے یہی لکھا کہ آپ کی جماعت میں (یعنی حضرت مسیح موعود کی جماعت میں) سوائے مولوی نورالدین صاحب کے اور کوئی نہیں جو...... کا نمونہ ہو۔ یہ شخص بیشک ایسا ہے جو جماعت کے لئے قابل فخر ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھ کر لکھا تھا۔ جب عبدالحکیم نے اپنے (انحراف) کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا آپ نے گھبرا کر اپنے شاگردوں کو بلایا (یعنی حضرت خلیفہ اول نے فوری طور پر اس کے (انحراف) کے اعلان پہ اپنے شاگردوں کو بلایا) اور ان سے فرمایا کہ جاؤ اور جلدی میرے کتب خانے میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ (جو تفسیر اس نے لکھی تھی وہ آپ کی لائبریری میں پڑی ہوئی تھی ان سے کہا وہاں سے فوراً نکال دو۔ فرمایا کہ) ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو.................''

(الفضل 21 جون 1944ء جلد 22 نمبر 143 صفحہ 1)

پس یہ دینی غیرت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہے جو ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔

پھر بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ جماعتی طور پر مثلاً کسی کو سزا ملی ہے یا کسی شخص کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو وہ اپنے متعلق کہتا ہے کہ میرے خلاف جو فلاں کارروائی ہوئی ہے غلط ہوئی ہے اور فلاں شخص کے خلاف نہیں ہوئی اور اس کی حمایت کی گئی ہے۔ اس قسم کے اعتراض کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ایسے اعتراض ملتے ہیں۔ آج بھی یہ لوگ کرتے ہیں۔ پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

''حقیقت یہ ہے کہ نظام کی درستی کے لئے اتحاد خیالات کا ایک دائرہ ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک اختلاف بڑا نظر آئے لیکن اگر وہ کسی فتنے کا موجب نہ ہو تو اس اختلاف رکھنے والے کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن ایک دوسرا شخص خواہ اس سے کم اختلاف رکھتا ہو لیکن اس کا اختلاف کسی فتنے کا موجب ہو تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ ایک دوست نے پوچھا کہ میں ابھی شیعیت سے نکل کر (شیعہ تھا میں۔ اور شیعیت سے نکل کر) آیا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھتا ہوں (کیونکہ میرے پہ شیعیت کا اثر زیادہ ہے۔) پس کیا اس عقیدے کے ہوتے ہوئے مَیں آپ کی بیعت کر سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں لکھا کہ آپ بیعت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ چند آدمیوں کو (سزا کے طور پر) قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا اور ان کے بارے میں اشتہار بھی شائع کیا مگر وجہ صرف یہ تھی کہ وہ پنجوقتہ نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔'' (حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ) اب بتاؤ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھنے اور حقہ پینے میں کون سی بات بڑی ہے۔ لازماً ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھنا بڑی بات ہے اور حقہ پینا چھوٹی بات ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود نے ایک بڑا اختلاف رکھنے کے باوجود ایک شخص کو اپنی بیعت کی اجازت دے دی اور حقہ پینے اور ہنسی ٹھٹھا میں مشغول رہنے پر دوسروں کو مرکز سے چلے جانے کی ہدایت فرمائی۔ حالانکہ (آپ بیان فرماتے ہیں) ایک دعوت کے موقع پر خود حضرت مسیح موعود نے اس کا انتظام کیا تھا۔ چنانچہ ترکوں کا سفیر حسین کامی جب قادیان میں آیا اور اس کے لئے دعوت کا انتظام کیا گیا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مجلس میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ذکر کیا کہ یہ لوگ سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر ہم نے کوئی انتظام نہ کیا تو اسے تکلیف ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایسی حرام چیزوں میں سے نہیں جیسے شراب وغیرہ ہوتی ہے۔ پس آپ نے وہ چیز جو اس قسم کی حرمت نہیں رکھتی جیسی شراب اپنے اندر حرمت رکھتی ہے استعمال کرنے پر تو ایک شخص کو جماعت سے خارج کر دیا اور وہ جس نے یہ کہا تھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت علی کو افضل سمجھتا ہوں باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں اسے بیعت کرنے کی اجازت دے دی۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) درحقیقت بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں حالانکہ وہ اصل میں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی ہیں حالانکہ اصل میں وہ بڑی ہوتی ہیں۔

پس وقتی فتنے کے لحاظ سے کبھی بڑی بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور چھوٹی بات پر ایکشن لے لیا جاتا ہے مگر ان لوگوں نے (جو اعتراض کرنے والے ہیں) کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ان کا مقصد صرف اعتراض کرنا ہوتا ہے۔''

(الفضل 13 ستمبر 1961ء جلد 50/15 نمبر 211 صفحہ 4)

اور بہت سارے لوگ دوسرے کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ ان کے کچھ حمایتی پیدا ہو جاتے ہیں جن کو سزا ملتی ہے۔ ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ اصل بات کیا ہے کس وجہ سے سزا مل رہی ہے؟ تو اس لحاظ سے

بلاوجہ دخل اندازیاں نہیں کرنی چاہئیں یا کسی کی سفارشیں نہیں کرنی چاہئیں۔ہاں جب نظام سمجھتا ہے جائزہ لیا جاتا ہے تو پھر ان کی معافی بھی ہو جاتی ہے۔اس قسم کے معترضین جیسا کہ میں نے کہا آجکل بھی ہیں۔غلط کام کرتے ہیں اور سزا ملے تو بجائے اصلاح کے مزید نظام کے خلاف بھی بولتے ہیں اور پھر یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ ہم جیسے بھی ہیں ویسے ہی رہیں گے اس کے باوجود نظام جماعت ہمیں اپنا حصہ بنائے، ہم نے اصلاح نہیں کرنی۔

یہاں دوبارہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود نے بیشک ترک سفیر کے لئے تو اس کی ضرورت کی چیز منگوادی جو حرام تو نہیں جیسا کہ واقعہ میں بھی لکھا ہوا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کو حقہ نوشی وغیرہ بڑی ناپسند تھی اور بعض دفعہ آپ نے اس سے بڑی نفرت کا اظہار کیا ہے۔

(دعوت الی اللہ) کے لئے کیا ذرائع استعمال کرنے چاہئیں اور کس طرح کرنی چاہئے اس بارے میں ایک موقع پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ’’اس وقت نظارت (دعوت الی اللہ) پمفلٹ کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) کرتی ہے۔ (پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں، بروشر تقسیم کئے جاتے ہیں) لیکن پمفلٹ ایسی چیز ہے جس کا بوجھ زیادہ دیر تک نہیں اٹھایا جا سکتا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود کے زمانے میں (دعوت الی اللہ) اشتہارات کے ذریعہ ہوتی تھی۔ وہ اشتہارات دو چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان سے ملک میں تہلکہ مچ جاتا تھا۔ان کی کثرت سے اشاعت کی جاتی تھی۔ اس زمانے کے لحاظ سے کثرت کے معنی ایک دو ہزار کی تعداد کے ہوتے تھے۔بعض اوقات دس دس ہزار کی تعداد میں بھی اشتہارات شائع کئے جاتے تھے لیکن (فرماتے ہیں کہ) اب ہماری جماعت بیسیوں گنا زیادہ ہے۔اب اشتہاری پروپیگنڈہ یہ ہوگا کہ اشتہارات پچاس پچاس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں پھر دیکھو کہ یہ اشتہارات کس طرح لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب تو بعض جگہ بعض خبریں کئی کئی لاکھ تک پہنچ جاتی ہیں، ملینز تک پہنچ جاتی ہیں اور اس کا اثر دوسرے ملکوں پر بھی ہوتا ہے۔اب امریکہ سے ہی ایک اطلاع تھی کہ سویڈن کی نیوز ایجنسی ہے یا ٹیلیویژن ہے انہوں نے وہاں ہمارے نمائندے سے رابطہ کیا کہ سویڈن میں (دین) کے بارے میں اب کافی توجہ پیدا ہو رہی ہے تو ہم نے بھی اس لحاظ سے آپ کا انٹرویو لینا ہے کہ سنیں یہ کیا چیز ہے۔ یہ کس وجہ سے ہے؟ یہ بھی اللہ جانتا ہے۔تو اس طرح بھی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ میرے دورے کے دوران بھی وہاں لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچا۔تو بہرحال اشتہارات کے ذریعہ سے یا خبروں کے ذریعہ سے یا پریس کے ذریعہ سے بہت وسیع پیمانے پر پیغام پہنچتا ہے جو عام لٹریچر کے ذریعہ سے (انسان) نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اگر اشتہارات پہلے سال میں بارہ دفعہ شائع ہوتے تھے تو اب خواہ سال میں تین دفعہ کر دیا جائے اور صفحات دو چار پر لے آئیں لیکن وہ لاکھ لاکھ دو دو لاکھ کی تعداد میں شائع ہوں تو پتا لگ جائے گا کہ انہوں نے کس طرح حرکت پیدا کی ہے‘‘۔

(الفضل 11 جنوری 1952ء جلد 40/6 نمبر 10 صفحہ 4)

اور اب ہم دیکھتے بھی ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں تو حرکت پیدا ہوتی ہے۔اس لئے بعض لوگ جو بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ اخباروں میں اشتہار دینے کا کیا فائدہ؟۔ (انہیں بتا رہا ہوں کہ) اشتہار دینے کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اخباروں کی سرکولیشن سے جماعت کا تعارف لوگوں میں پہنچتا ہے جبکہ لٹریچر آپ بڑی مشکل سے دو مہینے میں جتنا تقسیم کرتے ہیں ایک اخبار سے ایک دن میں وہ خبر بعض دفعہ اس سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا بہت جگہ پہ ہو رہا ہے۔

جماعت کا پریس اور میڈیا کا جو شعبہ ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑا کردار ادا کر رہا ہے اور یہ وسیع پیمانے پر دنیا میں ہر جگہ ہو رہا ہے۔ پس شعبہ (دعوت الیٰ اللہ) کا بھی کام ہے کہ اس تعارف سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور (دین) کے حقیقی پیغام کو اس ذریعہ سے پھر آگے پہنچاتے رہیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک دفعہ اخبار میں آ گیا اور ختم ہو جائے بلکہ آگے پھر شعبہ (دعوت الی اللہ) کا بھی کام ہے کہ اس ذریعہ کو (دعوت الیٰ اللہ) کے لئے بھی استعمال کریں۔اس تعارف کو (دعوت الی اللہ) کے لئے بھی استعمال کریں اور اس کے لئے نئے نئے راستے ڈھونڈیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ بچوں کی تربیت کے لئے ایک مضمون لکھا جس میں حضرت مسیح موعود کی ایک کہانی کا ذکر کیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ’’جناب امام ہمام نے 5 ستمبر 1898ء کو بعد نماز عصر میری درخواست پر مجھے مندرجہ ذیل کہانی سنائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا اور سچا تقویٰ انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طور اس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت (یعنی حضرت مسیح موعود) نے فرمایا کہ ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لُوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لُوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اسے فرمایا کہ (-) (الذاریات:23)‘‘ (یعنی آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو بشرطیکہ نیکیوں پہ قائم رہو۔) فرمایا کہ ’’تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ (آگے کہانی کا قصہ یہ ہے کہ) یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے۔ (کہاں تو وہ چوریاں کیا کرتا تھا اور کہاں چوری چھوڑ کے جب اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا تو کہانی یہ ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے کھانا ملنے لگا۔) وہ کھانے کھا کر برتنوں کو اپنی جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا تھا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواَب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے کوئی اور آیت بتلاؤ۔تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ (-) (الذاریات:24) کہ یعنی آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم یقیناً یہ حق ہے۔ یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال کا خیال کر کے تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔‘‘

تو حضرت مسیح موعود نے آٹھ دس سال کے ایک بچے کو یہ کہانی سنائی اور پھر وہ آگے مضمون میں بچوں کو ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ ’’تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت نصیب ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ جو زمین اور آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اس کے ہونے میں کوئی شک ہے۔ وہ پاک اور سچا خدا ہے جو ہم سب کو پالتا ہے پوستا ہے۔ پس اسی خدا سے ڈرو۔ اس پر بھروسہ کرو اور نیک بختی اختیار کرو۔‘‘

(الحکم 6، 13 ستمبر 1898ء جلد 2 نمبر 27-26 صفحہ 11)

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بچوں کی یہ حالت تھی کہ ان کو یہ سبق دیئے جاتے تھے جو آجکل کے بڑوں کے لئے سمجھنے میں مشکل ہیں۔ پس ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اتنا یقین ہو اور اس پر قائم ہوں کہ وہی ہے جو ہماری پرورش کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہمیں پالتا پوستا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہی پاک اور سچا خدا ہے اور اسی سے ہمیں ڈرنا چاہئے اور اسی سے ہر وقت ہمیں مانگنا چاہئے اور اسی کے آگے ہمیں جھکنا چاہئے اور اسی پر ہمیں ہمیشہ بھروسہ کرنا چاہئے اور یہی نیکی ہے جو ایک (مومن) کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے اور جس پر ایمان لانا ضروری ہے اور جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پس بڑوں کے لئے بھی اس سبق کی بچوں سے زیادہ اہمیت ہے۔آجکل کے دور میں جب ہم ان باتوں کو بھولتے جا رہے ہیں اور تقویٰ سے بعض دفعہ بعض لوگ جو دُور ہٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ کے بجائے لوگوں پہ بھروسہ زیادہ ہو جاتا ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سب میں یہ تقویٰ پیدا ہو۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم الحاج ڈاکٹر ادریس بنگورا

صاحب نائب امیر اول سیرالیون کا ہے جو 3 مئی 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ آپ نے بو (Bo) شہر کے سکول میں دوران تعلیم احمدیت قبول کی۔ 1966ء میں مجلس عاملہ کے ممبر بنے اور تاوفات کسی نہ کسی عہدے پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ بطور ڈپٹی امیر اول خدمات بجالا رہے تھے۔ کامیاب (مربی) تھے۔ بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ (بیت) سے گھر دور ہونے کے باوجود فجر اور مغرب وعشاء کی نمازیں (بیت) میں آ کر ادا کیا کرتے تھے۔ چھٹی والے دن صبح سے عصر تک کا وقت (بیت) میں گزارتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور نوافل میں وقت صرف کرتے۔ نماز جمعہ کے پابند اور ایم ٹی اے اور خلیفۂ وقت کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتے۔ ہر وقت حضرت مسیح موعود کی کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھتے۔ مدد کے طالب ہر شخص کی مدد کرتے۔ پیشہ کے لحاظ سے میڈیکل ڈاکٹر تھے لیکن اس کے باوجود جماعت کے لئے انہوں نے ہمہ وقت زندگی ایک لحاظ سے وقف ہی کی ہوئی تھی۔ عقیل احمد صاحب ریجنل مشنری بو نے لکھا ہے کہ کسی بھی وقت احباب جماعت مدد کی درخواست لے کر آتے اور بجٹ میں گنجائش نظر نہ آتی تو آپ یعنی مشنری ایسے لوگوں کو ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جاتے اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی آپ کے پاس مدد کے لئے آیا ہو اور اس کی مدد نہ کی ہو۔ مرحوم نہایت شفیق و مہربان انسان تھے۔ واقفین زندگی کا بڑی توجہ سے علاج کرتے۔ جو دوائیں میسر ہوتیں اپنے پاس سے دے دیتے اور انہیں دعا کے لئے کہتے۔ غرباء کا مفت علاج کرتے بلکہ آنے جانے کا خرچ بھی خود ادا کیا کرتے تھے۔ بہت سے مریضوں کے ہرنیا کے آپریشن مفت کئے۔ جب صحت ٹھیک نہ رہی اور کوئی مریض آ جاتا تو اسے ہسپتال بھیجتے اور فیس خود ادا کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ ایک مخلص احمدی ڈاکٹر الحاج شیخو تا مو صاحب نے بیعت کی اور جماعت کو زمین کا ٹکڑا بطور تحفہ پیش کیا۔ جب ڈاکٹر بنگورا صاحب کو پتا چلا کہ یہ بعد میں آ کر قربانی میں آگے بڑھ گئے ہیں تو شہر کے درمیان میں (بیت) کے لئے ایک جگہ جماعت کو دی۔ اسی طرح (بیت) کی تعمیر کے لئے پینتیس ملین لیون کی خطیر رقم بھی دی۔ مرحوم احمدیت کے عاشق اور خلفاء احمدیت کے لئے نہایت اخلاص سے دعائیں کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اور دیگر تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دور دراز ملکوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب ایمان لائے تو اس میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی احمدیت کو قائم رکھے اور ہمیشہ وفا کا تعلق رکھے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا کا ہے جو 21 جولائی 2016ء کو آسٹریلیا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ آپ نمازوں کی پابند، دعاگو، تہجد گزار، احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والی، خلافت سے انتہائی پیار کا تعلق رکھنے والی، نیک بزرگ خاتون تھیں۔ ہسپتال میں بھی نماز کی فکر رہتی تھی۔ آخری بیماری کی وجہ سے نماز بھول جاتی تھیں تو اپنے خاوند کو کہا کہ میرے ساتھ دہرا دیا کریں (اور اس طرح نماز) پڑھ لیا کرتی تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا، صدر لجنہ اماء اللہ لیبیا، اسی طرح پاکستان میں تربیلا اور حلقہ سول لائن لاہور میں خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی ٹیم بنا کے کام کیا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے پیار تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کے علاوہ غیر (از جماعت) بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بڑی فکر سے اپنا چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ حصہ جائیداد اور حصہ آمد جولائی 2016ء تک ادا شدہ تھا۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سبھی مختلف رنگ میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عمر خالد صاحب یہاں رہتے ہیں اور لندن کے ایک حلقے کے صدر جماعت بھی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے آسٹریلیا میں نیشنل سیکرٹری وقف جدید ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ اخلاص و وفا قائم رہے۔

سورۃ فاتحہ کا ایک منظوم تاثر

رواں ہے تری حمد کا میرے پیارے مرے لب پہ صاف اور شفاف دھارا
تری ذات ہے سب جہانوں کی والی، تری ذات ہے بے کسوں کا سہارا

تصدق تری شان رحمانیت کے، کہ بخشا ہے خود تو نے الفت کا جذبہ
وگرنہ کہاں میں کہاں ذات تیری، تیرا یہ بھی احساں ہے پروردگارا

بدل دے مری ظلمت شام غم کو کبھی نور صبح مسرت میں مولا
میں قرباں تری جلوہ سامانیوں کے، محبت کا کوئی دکھادے نظارا

تجھے واسطہ ہے تری احدیت کا مجھے واقف رمز توحید کر دے
مٹا دے جو ہے نقش باطل دوئی کا۔ من وتو کے پردے ہوں سب پارا پارا

ضلالت کی تاریکیوں سے بچا کر، مجھے راہِ حق پر چلاتا چلا چل
مجھے اپنے عُشاق کے ساتھ کر دے، چمکتا رہے میری قسمت کا تارا

نگاہِ کرم ہو کبھی اس طرف بھی، ادھر بھی کبھی گوشۂ چشم رحمت
بڑی دیر سے تیرے در پر کھڑا ہے ترا اشرؔف بیکس و بے سہارا

محمد شفیع اشرف

☆.....................☆.....................☆.....................☆

اردو کے ضرب المثل اشعار

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میرؔ
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

کیا مِلا عرض مُدّعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

مکرم نوید احمد منگلا صاحب

جماعت احمدیہ بلیز (Belize) کا دوسرا جلسہ سالانہ

خداتعالیٰ کے فضل سے سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ Belize کا دوسرا جلسہ سالانہ مورخہ 30 جنوری 2016ء کو Gateway Youth Centre Belize City میں منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پڑھا گیا۔

مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا و چیئر مین World Media Forum نے حضور انور کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جلسہ سالانہ Belize کے لئے حضور انور نے جو خصوصی پیغام بھجوایا اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضور انور کا پیغام

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 30 جنوری 2016ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے جلسہ کو وسیع کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور متّقی افراد کے اس خصوصی اجتماع سے تمام شاملین عظیم روحانی فیض حاصل کریں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی بیعت پیش کی ہے اور حضرت مسیح موعود کو قبول کیا ہے، آپ کو حضرت مسیح موعود کی آمد کے دو بنیادی مقاصد ذہن نشین ہونے چاہئیں۔

پہلا یہ کہ مومنین کی ایک ایسی جماعت تشکیل دی جائے جو اللہ تعالیٰ سے ایک گہرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان کی زندگیوں کا مقصد اس کی عبادت ہو۔

دوسرا وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں اور (دین) کی خوبیاں اور محاسن ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

قرآن کریم میں انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی قربت حاصل کرنا بیان کیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق عبادت کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو روزانہ اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور انہیں وقت پر باجماعت ادا کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں''۔

انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''...... وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ وہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔...... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے''۔

میں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے خطبات جمعہ اور دوسری اہم تقریبات کے خطابات کو باقاعدگی سے سنیں۔ اس سے آپ کی خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی اور وفا کے تعلق میں مضبوطی پیدا ہوگی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے خصوصی فضائل کے بارے میں بتائیں اور خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے اور وفا شعاری برقرار رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ آج کے دور میں (دین) کی تجدید کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اس پاکیزہ نظام کو مضبوط کرنے کے لئے قدم مارتے رہیں اور اس امر کو یقینی بنا لیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیت کی بابرکت قیادت اور سایہ تلے پنپتی رہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران ہمیشہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں تاکہ وہ دنیا میں (مومنوں) کا بہترین نمونہ بن جائیں۔ لہٰذا جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خطبات میں بار بار یاددہانی کروائی ہے، اپنے نفس کے جائزہ، اصلاح اور اپنے کردار میں مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا خود محاسبہ کریں اور ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور پھر اپنے روزمرہ اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، تاکہ آپ اس اعلیٰ ترین درجہ کے قریب ہو جائیں جس پر حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اگر آپ نے اپنی روحانی حالتوں میں ترقی نہ کی، تو حضرت مسیح موعود کی سچائی پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم کامیابیاں عطا کرے اور آپ سب کے لئے تقویٰ اور روحانی مدارج میں اعلیٰ ترقیات کا موجب ہو۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا:

''بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم Ata'ul Haq Gabb صاحب نے ہستی باری تعالیٰ اور تعلق باللہ کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے ''آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد Video Presentation تھی۔

اس جلسہ کی تیسری تقریر 'حقوق اللہ اور حقوق العباد' کے موضوع پر تھی جو مکرم Kamal Abdul Nunes نے کی۔

چوتھی تقریر مکرم مولانا عمر اکبر صاحب مشنری Belize کی تھی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔

پانچویں تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا مکرم طاہر احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے ایک ارشاد مبارک 'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی' کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

پھر مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، چیئر مین ہیومینیٹی فرسٹ اور نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر تقریر کی۔

مجلس سوال و جواب

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد سوال و جواب کی ایک دلچسپ محفل ہوئی۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے بنی نوع انسان کی پیدائش کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

جلسہ سالانہ برائے خواتین

بعد خواتین کے لئے علیحدہ جلسہ سالانہ کا پروگرام ہوا جس میں 'خلافت کی اہمیت، ایک احمدی خاتون کی ذمہ داریاں، 'تاریخ اسلام میں خواتین کا کردار'۔ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ محترمہ خدیجہ حسن صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ Belize نے مؤخر الذکر موضوع پر تقریر کی۔ جبکہ دیگر موضوعات پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا سے آئے وفد کی خواتین نے تقاریر کیں۔

معزز مہمانوں کی شرکت

اس جلسہ میں درج ذیل معزز مہمانوں نے شمولیت کی۔

1. His Worship Darrell Bradley,
Mayor the City of Belize
2. Hon. Patrick Faber

باقی صفحہ 8 پر

بلیز اور اس کا ماحول

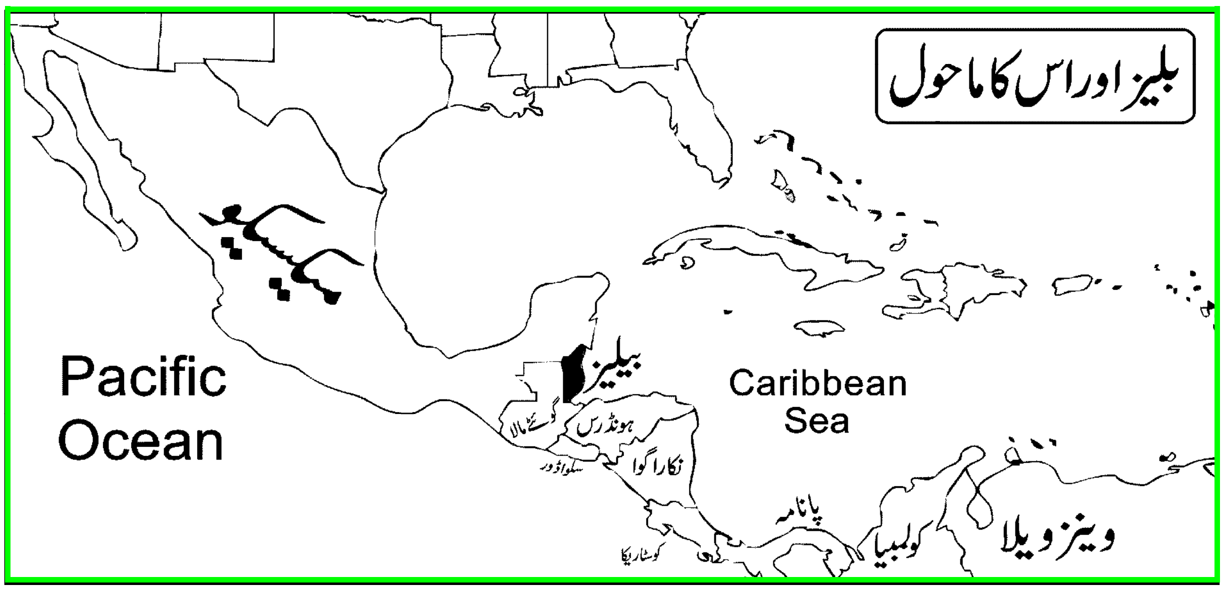

بقیہ از صفحہ 7

Minister of Education, Youth & Sports

یاد رہے کہ یہ دونوں حضرات حضور انور سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ملاقات کر چکے تھے۔

☆......سٹی کے میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ دین حق کے بارہ میں میرے ذہن میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ احمدیت کے ذریعہ سے دور ہوئی ہیں اور اب میرا یقین ہے کہ دین حق ایک پُر امن مذہب ہے۔

☆......عزت مآب وزیر نے کہا کہ حالانکہ احمدیوں کو ان کے اپنے ہی لوگوں نے ملک سے نکال دیا ہے لیکن ہم آپ کو اس ملک میں خوش آمدید کہتے ہیں اور مکمل مذہبی آزادی فراہم کریں گے۔

بیرون ملک سے شرکاء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں کینیڈا سے 17 مہمان شامل ہوئے اور گوئٹے مالا سے مکرم مولانا عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کی نمائندگی میں مکرم Dario Samayoa صاحب اپنی اہلیہ محترمہ Rocio Diaz صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ اس دوران 6 ٹی وی انٹرویوز ہوئے جن میں سے تین Morning Shows تھے۔ ایک رات کو Evening News تھا۔ Talk-Show میں دو Interviews ہوئے۔ ایک ہائی سکول میں لیکچر ہوا جس میں 40 طلبا اور 5 اساتذہ نے شرکت کی۔

جلسہ کی حاضری 110 تھی جس میں 42 افراد جماعت تھے اور 68 غیر از جماعت مہمان تھے۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ Belize کا پہلا جلسہ سالانہ 31 جنوری 2015ء کو ITVET میں Belize City میں منعقد ہوا جس میں 122 احباب نے شرکت کی تھی۔

عمومی تأثرات

☆ جلسہ سالانہ کے وقفہ کے دوران وزیر مملکت اور میئر صاحب سے ہیومینیٹی فرسٹ اور جماعت کی رجسٹریشن کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے چیئر مین ہیومینیٹی فرسٹ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کو بتایا کہ ہیومینیٹی فرسٹ یہاں پر کس طریق پر ملک کی خدمت کر سکتی ہے۔

☆ جلسہ کے بعد دوسرے دن یعنی 31 جنوری 2016ء کو میئر آف سٹی نے ہمارے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے 2 گھنٹہ کی ڈرائیو کے فاصلہ پر Mayan Temple جو کہ ایک Tourist Attraction کی جگہ ہے۔ وہاں پر لے کر جانے کے لئے انتظام کیا۔ اس موقع پر کھانا کھلانے کا بھی بندوبست انہی کی طرف سے تھا۔ اس دورہ میں انہوں نے ہمارے لئے ایک 15 Seater گاڑیوں کا بندوبست کیا اور سٹی کے دو کونسلرز بھی ہمارے ساتھ بھیجے۔

☆ شہر کی چند با اثر شخصیات کو ملنے کا موقعہ ملا اور ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان میں سے قابل ذکر مکرم سعید موسیٰ صاحب ہیں جو Belize کے سابق وزیر اعظم رہے ہیں اور اس وقت ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔

☆ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کے ساتھ ایک نشست ہوئی جس میں ان ممالک میں دعوت الی اللہ کے کاموں کو بہتر بنانے کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو Belize کے احباب کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور ان کو احمدیت کی آغوش میں لے آئے۔

☆............☆............☆

درخواست دعا

مکرم سعید احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ 203 ر۔ب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے پوتے سعود احمد بٹ ابن مکرم فرید احمد محمود بٹ صاحب عمر ایک سال کے دل میں سوراخ تھا۔ مورخہ 6/اگست کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بفضل اللہ تعالیٰ دل کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے سیالکوٹ کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 30/اگست

طلوع فجر	4:17
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30/اگست 2016ء

6:20 am	حضور انور سے احباب جماعت کی ملاقات
8:05 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
9:55 am	لقاء العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء (سندھی ترجمہ)

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

سیل - سیل - سیل
خوشخبری: لان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر بیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
ITEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern®
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co. "B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Career Opportunities
Skylite Networks, a leading IT Organization seeks the service of energetic, dedicated and result oriented individuals for the following posts.
Web / Application Developer
• Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
• Minimum of 3 years of Experiance.
• Strong commad on JAVA, PHP, HTML, CSS ASP.NET, Javascript, C++, XML, Objective C , XCode
HR Personnel
• Qualification: MBA (HR), BBA (Hons)
• Minimum of 3 years of Experiance in a well reputed Organization.
• Strong interpersonal and managment skills are required.
C Sharp (C#) Developer
• Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
• Working knowledge and strong command on C#
Interested candidates send their CVs at jobs@skylite.com Web: www.skylite.com
+92 47 6215 742 +92 333 4718 685
Skylite NETWORKS
INSPIRE. INNOVATE.
4/14 First Floor Gol Bazar, Chenab Nagar, Pakistan.